Jikr-i-Azim dar Bayan
meraj Rasul-i-Karim

وما ارسلناک الا رحمة للعالمین

از تصنیف جناب مولوی محمد حسین صاحب گوہر بلیوی مسمیٰ بہ

ذکرِ عظیم

در بیان

معراج رسول کریم

باہتمام احقر الانام امیدوار رحمت آلہ محمد امانت اللہ عفی عنہ الذنوب والآثام

در مطبع صوفیہ واقع کٹرہ [illegible] مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکر عظیم فی معراج رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

قصیدہ نعتیہ من نتایج افکار عالی وقار قدسی اساس جناب مولوی علی عباس صاحب کونڈیلوی البلیوی

پہلے خامہ کو سونگھا لخلخۂ خلد برین
پہر تو قرطاس کو تخمیر دی از نافۂ چین

پہر سیاہی تو بنا عنبر سارا لیکر
لکھہ تو اب نعت رسولِ شہِ والا اکبر

دامنِ رحمتِ یزدان مین چھپا دی سبکو
لکھہ تو وہ نعت صلہ مین جو رجھالے رب کو

واہ ری رتبہ ترا اور تیری خامِ خیال
لکھہ سکے جن و بشر او نہ ملایک کی مجال

واہ ری خام خیالی تیری او ربا الہوسی
چھوٹا منہہ بات بڑی تونے حکایت نہ سُنی

او لآ چشمۂ کوثر سے دہن کو دہولے
بعدہٗ مدح مین ممدوح کے تو منہہ کھولے

کلیان غرغرہ تو گرچہ ہزارون کرلے
مشکِ اذفر کے جو نافہ سے اگر منہہ بھرلے

گر غدیرون مین گلابون کے تو غوطہ کہاوے
چاہ زمزم مین سدا اپنے کو گر نہلاوے

گرچہ جاروب کشی وادی ایمن کرلے
او مدینہ مین اگر اپنا نشیمن کرلے

خاک کعبہ سے تیمم جو مکرر کرلے
گر گلابون ہی کے شیشہ سے وضو دو

تب بہی لینا تجھے یہ نام نبی العربی
ہے بہت با الہوسی با العجبی بے اد

ہے یہ تعظیم یہان تک کہ تہی خود روح امیں
تہے شبِ وصل مین ملتے ہوی تلووں سے ج

بس شرف دوز کہ عتبہ سے ہوا خاور جبین
کثرتِ سجدہ سے یہ مہ بہی ہوا داغ ج

بس کہ مبعوث ہوئی آپ لسبوزہ اعراف ۔ ہین مصاص عبد مناف اور ربطون اشراف

نام احمد ہے محمد ہے نبی ہاشم ہین ۔ شافع روز جزا خلد کے وہ قاسم ہین

ہوئے تاگردش افلاک بعدد مخلوق ۔ رحمت خاص زیزدان ہو بہ مشہد لمحوق

ہو فرشتونکا ہجوم اور ہو ہاتہو نپہ درود ۔ نام لے کے پکارین کہ فلان کا ہے درود

شتون کے زبان پر ہو کہ عباس غلام ۔ کرتا ہے آپ کو اے حضرت ذیجاہ سلام

یا قوم بل صلو علی الصدر الامین ۔ مصطفی ملجاء الا رحمۃ للعالمین

ای فدایان روی دل آرای مصطفے وای شیدایان گیسوی سمن سای مجتبی معجزات باہرات آپ کے اسقدر ہین کہ کسی فرد بشر کو طاقت نہین کہ اوسکا عشر عشیر ہی بیان کر سکے از انجملہ ایک معجزہ مشہور جو حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے حضرت عیسی علیہ السلام تک کسی نبی مرسل کو مرحمت نہین ہوا معراج شریف ہی کہ جسمین اہل سیر نے ہزارون لطائف عجیبہ اور لاکہون نکات غریبہ لکہی ہین اور بہت سی حکمتین بیان فرمای ہین کہ جسکے بیان کو ایک دفتر چاہیے از انجملہ حکمت اول یہ ہی کہ حق تعالی نے بندون کو بہشت کا وعدہ فرمایا ہے اور مشاہدہ دیدار کا امیدوار کیا ہے اور طالبان شیدا کو مشتاق کرکے وَاللہُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ سنایا اور واسطہ حصول اس نعمت عظمی کا ہمارے پیغمبر احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ خریدار بغیر وصف و دلالت کرنے والا راغب نہین ہوتا اسواسطے پہلے آپ کو عالم ملکوت پر بلاکر درجات بہشت اور طرح طرح کی اپنی نعمتین دکہائین تاکہ بوجہ احسن بیان فرماکر طالبان شیدا کو زیادہ تر مشتاق کرین۔ علاوہ اسکے اہل تواریخ نی وقت معراج جو شب کو ہوا اوسمین بہی بہت بیانات غریبہ لکہی ہین منجملہ اونکے یہ ہی کہ دو آفتاب ایک آسمان پر جلوہ گر نہین ہو سکتے جب یہ آفتاب غروب ہوا تب وہ آفتاب نبوت وہان چمکا غرض مکین

ہو درود آپ پہ معراج کے جانے والے ۔ آن کے آن مین پہر لوٹ کے آنے والے

دیدہ مین دل مین جگر مین مرے آنے والا ۔ عرش پر جاتے ہو کیون سن تو لو جانے والے

رنج سے فکر سے آفت سے بلا سے غم سے — آپ ہین اُمتِ عاصی کے بچانے والے

مجھ گنہگار کی ہے شرم وحیا آپکے ہاتھ — میرے آقا میرے بگڑے کے بنانے والے

جوطلب مین نے کیا ہین عنایت سے دیا — تیرے قربان مرے ناز اوٹھانے والے

آپکی ذات مقدس ہوئی فخرِ عیسےٰ — ہین غلام آپ کے مُردون کے جلانے والے

واہ رے شان مقدس کی سدا طفلی مین — تھے ملک آپکے جھولے کو جھلانے والے

جتنے اللہ نے بھیجے ہین نبی دنیا مین — تیرے آمد کی خبر سب ہین سنانے والے

نزع مین قبر مین محشر مین ہر اک صدمہ سے — آپ ہین اُمتِ عاصی کے بچانے والے

نقشۂ روے پیمبر نہ کھچا پر نہ کھچا — متحیر ہوے تصویر بنانے والے

عشق اللہ کا **مسکین** کو عنایت کیجے — خلق کو راہ ہدایت کے بتانے والے

سلام اللہ علیک یا شفیع المذنبین — انت ما ارسلت الا رحمۃ للعالمین

کتاب معارج النبوة مین لکھا ہے کہ ستائیسوین تاریخ رجب کی شبکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمہانی کے گھر جو درمیان صفا او مروہ کے واقع ہے اور آپنے وہان ایام خورد سالی مین پرورش بھی پائی ہے خواب استراحت فرمایا اوسی رات رب جلیل کیطرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم پہونچا کہ اے روح الامین آجکی رات تمام مسبحان ملاء اعلیٰ اور کروبیان عالم بالا کو بشارت دی کہ جس محبوب کے ہزارون برس سے تم مشتاق تھے آجکی رات ہم اوسکو آسمان پر بُلاتے ہین تاکہ سب اوسکے شمع رخسار پر پروانہ وار نثار ہوجاوین اور آجکی رات اپنے اعتراض بیجا کا جو اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا کیا تہا جواب شافی پاوین۔ جبرئیل تو آجکی رات گوشۂ اطاعت اور زاویہ عبادت سے درگذر اور تسبیح وتہلیل سوقت موقوف کر سوا تیرے تمام فرشتے اپنے اپنے حد پر استقبال کیواسطے ایستادہ رہین حوران بہشت برین سراپا آراستہ ہوجاوین غلمان طبقہای دُر ویاقوت نثار کرنے کیواسطے لاوین عرش برین سے لیکر فرش زمین تک نور ہی نور ہوجاوے آفتاب

کو جبتک حکم نہوے نہ نکلنے پاوے۔ ماہ شب زندہ دار فلک اول پر جلوہ افروز ہو۔ جرشی بوٹی آپس مین سرگرم مبارکباد رہین۔ اور کوہ سے لیکر کاہ تک دلشاد رہین چرند و پرند آرام کرین۔ جبریل امین قبور بنی آدم سے عذاب اوٹھاوے اور کیا ہووے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسی تک کی روح کو روایح قدس سے معطر کرین تاکہ کل انبیا آجکی رات ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کیلئے آمادہ و مستعد رہین اور اے روح الامین ستر ہزار فرشتے اپنے ہمراہ لیکر بہشت عنبر سرشت مین جا اور وہان سے ایک براق صبار فتار انتخاب کرکے ہمارے محبوب مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے لا اور میرے محبوب کے خدمتمین جاکر بادب تمام عرض کر

مخمسہ گوہر بر غزل نمبر

تشنہ دید ہون یا ساقی کوثر جاگو
نعمتین کون و مکان کی ہو میتسر جاگو
آپکے دید کا مشتاق ہے سرور جاگو
ہے یہ معراج کی شب اے میرے سرور جاگو

آیا جبریل ہے لینے کو پیمبر جاگو

خلعتین نور کی سب پہنے ہین ظاہر ملکوۃ
ہین ملک بیچ مین اور اول و اخر ملکوۃ
پردۂ غیب سے دنیا مین ہین ظاہر ملکوۃ
شمع کافور لئے در پہ ہین حاضر ملکوۃ

خلق کے راہنما ہادی و رہبر جاگو

ہے یہ منظور کہ دکھلا وے ہمین کون و مکان
نور سے اس کے ہے معمور زمین اور زمان
جو کہ خالق نے کہا تہا وہ کیا آکے بیان
منتظر دید کا ہے آج خداوند جہان

چلکے دکھلا دو دیدار وے منور جاگو

دہر مین ہوگیا سرسبز ہے سارا گلشن
ہر روش پہ ہے کہلا لالہ و نسرین سوسن
بلبلون کے یہ ترانون سے نکلتا ہے سخن
حورین جنت کی ہین مشتاق لقا کے احسن

اے شۂ حسن میرے اے میرے سرور جاگو

مژدۂ وصل سُناتا ہے تمہین یہ خادم
خوف سے حق کے اوٹھاتا ہے تمہین یہ خادم
حق کے جانب سے بلاتا ہے تمہین یہ خادم
خواب راحت سے جگاتا ہے تمہین یہ خادم

نرگسِ چشم کرو وا گلِ خورشید جاگو

درمیان پردے جو حائل ہین اوٹھاتا ہی کریم — جو کہ اسرار نہان ہین وہ دکھاتا ہے کریم
راز جو دل مین نہان ہے وہ دکھاتا ہی کریم — چلکے بخشش کرو اُمت کی بلاتا ہے کریم

یہ شبِ قدر ہے الشافع محشر جاگو

بحرِ معنی کے تمہین خاص ہو یکتا گوہر — اور سلاطین جہان کے بہی تمہین ہو سرور
رہبرِ دین ہو تمہین خاص حبیبِ داور — کہتے جبریل تہے ہر بار یہی ای ہمسر

برجِ خوبی کے درخشندہ ای اختر جاگو

سلّمُوا یا قوم بل صلُّوا علی الصدرِ الامین — مصطفیٰ مجتبیٰ اِلّا رحمۃ للعالمین

راوی لکھتا ہے کہ جسوقت حضرت جبریل امین فرمان خداوندی بجا لاے اور براق کے لیے بہشت مین آئے لاکہون براق برق رفتار دیکہے اون مین سے ایک براق کو جو آپکے نام سے بکمال محبت رکہتا تہا انتخاب کیا اور اوس براق کو آب کوثر سے نہلا کر انوع زیورات پر تکلف سے آراستہ کرکے از سرتاپا مرصع نور بنا دیا **معارج النبوت مین لکھا ہے** وہ کیسا براق برق رفتار - آتش کردار - زہرہ جبین - زرین زین - سیاہ مو - مبارک خو - جادو چشم - آہو چشم - عطارد منظر - ثریا پیکر - دراز مژگان - گوہر دندان تنگ دہن - سیمین تن - سبک عنان - تیز جولان - خورشید طلعت - قمر ہیئت آسمان سیر - گردون طیر - یاقوت گردن - مصفا بدن - زمرد گوش - سراپا ہوش تند رو گرم دو - خجستہ پے - معطر خے - مصفا شکم - منور قدم - مرجان دم - لولو سم - سیم اندام زمرد لگام گردون قدر - آئینہ صدر - وہم نورد - عنبر گرد - تیز پاے - برق زاے - اندیشہ ناز - خوش آواز - لیکر دولت خانہ سلطان الانس جانب حاضر ہوے - **غزل مؤلف**

جب قریبِ آستان آئی سواری آپکی — زلف سلجہانے لگی بادِ بہاری آپکی
جانب گردون چلی جسدم سواری آپکی — شاد ہو بولے ملک آئی سواری آپکی

عرض کی جبریئل نے چلئے حبیب کردگار / کرتا ہے اللہ اکبر انتظاری آپکی

شکر کر جبریل بولے وصل کا مژدہ سنا / حق کے جانب سے ملی خدمت گذاری آپکی

شمع کافوری لئے تھے ہاتھ مین سارے ملک / کرتے جاتے تھے ہر اک جانب تیاری آپکی

کوئی پڑھتا تھا درود اور کوئی کرتا تھا سلام / جو ملا وہ یہ کہتا ہی انتظاری آپکی

شمس صدقے ہوگیا عیسی نے بہی کی جان فدا / گذری جب چرخ چہارم سے سواری آپکی

آدم والیاس و موسی خضر یون کہنے لگے / حاملان عرش آپہونچی سواری آپکی

جنت الماوی کی حورین کہتی ہین آپس مین یون / شاد ہون ہم ہی اگر دیکہین سواری آپکی

سائرہ و ہاجرہ و مریم و حوا تمام / کہتی تہین نزدیک آپہونچی سواری آپکی

مثل پروانہ کے صدقے ہوکے گوہر نے کہا / نہی گران ہمکو نہایت انتظاری آپکی

سلام اللہ علیک یا شفیع المذنبین / انت ما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین

القصہ جبوقت جبریل امین خلوت خانہ نبوت کاشانہ مین آئے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب استراحت مین پایا جگانے مین شامل ہوئے اور ترک ادب سے جگانے کے

دل مین کہتا تہا کہ بیشک ہی تردد کا مقام / ترک آداب ہی کسطرح جگائے یہ غلام

جناب باری سے الہام ہوا

اپنا منہہ مل قدم پاک پر اے نیک انجام / ملتا جا منہہ کو اور آہستہ کئے جا یہ کلام

ہے شب قدر یہ اللہ کے پیارے اوٹھو / ہم یہان آئے ہین لینے کو تمہارے اوٹھو

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب راحت سے بیدار ہوئے جبریل نے مژدہ وصل سنایا آپنے قصد طہارت فرمایا حکم ہوا تھا کہ اے جبریل ہمارے محبوب کے واسطے حوض کوثر سے پانی لاؤ ہنوز بند قبا اور تکمہ گریبان وا نہوا تہا کہ رضوان دو صراحیان یاقوت کی اور طشت زمرد لیکر حاضر ہوا حضرت نے غسل کیا اور دو رکعت نماز شکرانہ ادا کی بعد ازان جبریل نے حضرت کو حلۂ نور بہشتی پہنایا عمامہ نورانی سر پر رکہہ کر ردای نورانی اوڑہای اور نعلین سبز زمرد پائے

مبارک مین پہنا کر پٹکہ یاقوت سرخ کا کمر سے باندہا اور زنار زیانہ سبز زمرد کا ہاتھہ مین دیا اور حضرت جبرئیل نے کہا یا حضرت آپکا تو اسوقت یہہ حال ہے۔

غزل مولف

ممکن ہی نہین ٹھہری جو نظر ای صلّ علی ای صلّ علی ۔۔۔ ہی رُخ وہ تمہارا رشک قمر ای صلّ علی ای صلّ علی

جبرئیل یہ بولی خوش ہوکر ای صلّ علی ای صلّ علی ۔۔۔ چلیے کہ بُلاتا ہے داور ای صلّ علی ای صلّ علی

اب کیجیے ذرا مجھپر بھی نظر حاضر ہون تمہارے در پر ۔۔۔ کہتے تہے ملک بایکدیگر ای صلّ علی ای صلّ علی

کچھہ اپنی نہین ہے مجھکو خبر الفت مین تیرے ای رشک قمر ۔۔۔ جیسے ہے سنا نام سرور ای صلّ علی ای صلّ علی

فرقت مین رہتا ہون مضطر رہ رہکے اوٹھتی ہے درد جگر ۔۔۔ اب کیجیے کرم کی مجھپہ نظر ای صلّ علی ای صلّ علی

جب پہونچے نبی پیش داور تسلیم کیا سب نے جھک کر ۔۔۔ بولے یہ نبی خوش ہو ہوکر ای صلّ علی ای صلّ علی

دن رات ہون فرقت مین مضطر رہتا ہون سدا مین خاک بسر ۔۔۔ اب کیجیے ذرا رحمت کی نظر ای صلّ علی ای صلّ علی

تم دونون جہان کے ہو سرور بخشاؤ گے تم پیش داور ۔۔۔ کہتے تھے یہی سب جن و بشر ای صلّ علی ای صلّ علی

فرقت مین ہے جلتا دل و جگر رہتا ہون اسی سے مین مضطر ۔۔۔ لاتا ہون سخن اس لب پر سے ای صلّ علی ای صلّ علی

سامان ہے نہ پاس ہے زر بہر تجھسے ملون گا کیونکر ۔۔۔ ہے ورد زبان پر یہ اکثر ای صلّ علی ای صلّ علی

بیکس ہون نہ ہماری لیجیے خبر کہتا ہون یہی شام و سحر ۔۔۔ تم بحر کرم کی ہو گوہر ای صلّ علی ای صلّ علی

سلّموا یا قوم بل صلّوا علی الصدر الامین ۔۔۔ مصطفی ما جاء الا رحمۃ للعالمین

پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل علیہ السلام کے ساتہہ بیت الحرام سے باہر تشریف لائے جسوقت آپنے براق کو ملاحظہ فرمایا مایوس و غمگین ہوکر آنکھون مین آنسو بھر لائے۔ درگاہ خدا سے ارشاد ہوا کہ ای جبرئیل یہ وقت عین کامرانی کا ہے میرے حبیب سے پوچھہ کہ ایسے وقت مین سبب رنج و ملال کا کیا ہے یہ سنکر آنحضرت نے فرمایا کہ ای جبرئیل آج مجھے خلعت سرفرازی مرحمت ہوا خالق اکبر نے اپنے پاس بلایا۔ براق واسطے سواری کے آیا ملائکہ مقربین استقبال کو آئے قیامت کے روز میری امت کے لوگ بھوکے پیاسے حیران و پریشان بوجہ گناہ سے سر جھکائے ہاتھہ مظلومی اور بیکسی کا پھیلائے مایوس و مضطر اپنی اپنی قبرون سے نکلینگے وہ بیچارے مصیبت کے مارے کیونکر راہ قیامت اور پلصراط کی طے کرینگے

ہرگز ہرگز یہ طریقہ شفاعت اور محبت نہین کہ آج مین شاد و خرم براق پر سوار ہو کر پاس خدا کے جاؤن اور اون بیچارونکو بھول جاؤن

بقول شاعر

غربتِ اُمتِ عاصی کو نہین بھولون کیونکر — دیکھئے کیا انہین پیش آئے بروز محشر
حق مین انکے جو کچھ ارشاد کریگا داور — تب ہی جبریل قدم رکھونگا اسکے اوپر

حکم آیا کہ ای رحمت للعالمین آپ اسکا ہرگز غم نہ کیجیے جسطرح آپ آج بارگاہ بے نیاز مین براق پر تشریف لیجاتے ہین قیامت کے دن آپکی ہر ایک امت کے قبر پر ایک ایک براق بھیجونگا اور سبکو سوار کر کے طرفۃ العین مین راہ قیامت اور پلصراط کی طے کرا کے بہشت مین داخل کرونگا اور حور و غلمان خدمت کو دونگا کیون نہو یہ امت احمد مختار ہے اسپر لطف و کرم بیشمار ہے۔

غزل نعتیہ من نتائج افکار عالی وقار شاعر شیرین زبان ناثر اعجاز بیان جناب قاضی وزیر احمد صاحب احسن غازیپوری کے

مجھے محشر کا ڈر کیا ہو بھلا
جب آپ ہی ہین شافع روز جزا

تری ذات مطہر ہے یکتا — ترا ثانی نہ خلق خدا نے کیا
رہا تب ہی رقابت کا کھٹکا — یہی بل تھا کہ دل مین سایہ نہ تھا

مجھے محشر کا ڈر کیا ہو بھلا
جب آپ ہی ہین شافع روز جزا

دن حشر کے ہونگے سارے نبی — سب بولینگے بس نفسی نفسی
اک آپ ہی کہینگے اُمتی اُمتی — سبحان اللہ اور صل علے

مجھے محشر کا ڈر کیا ہو بھلا
جب آپ ہی ہین شافع روز جزا

یہی دعویٰ ہے آپکی امت مین
کیاہے الحسن روز شفاعت مین
سب جائینگے بے شک بہشت مین
کہ وہ بے شک ہے مقبول خدا

مجھے محشر کا ڈر کیا ہو بھلا
جب آپ ہی ہین شافع روز جزا

سلام اللہ علیک یا شفیع المذنبین
انت ما ارسلت الا رحمۃ للعالمین

راوی لکھتا ہے کہ جسوقت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے براق پر سوار ہونے کا قصد کیا براق نے شوخی شروع کی اسوقت حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا ای براق یہ کیا بیحرمتی ہے تو نہین پہچانتا تیرا راکب کون ہے سُن اگر آنکھ رکھتاہے تو پہچان لے اُسوقت براق اپنے زبان فصیح سے متکلم ہوا۔

غزل مؤلف

دیکھ براق خوش ہوا اور کہا تو کون ہے
دل کو خوش آئی ہر طرح تیری ادا تو کون ہے

مہر ہے یا کہ ماہ ہے کہدی ذرا تو کون ہے
کہتے ملک ہین جا بجا صل علیٰ تو کون ہے

سایہ ہی یا کہ طور ہے نور کا یا ظہور ہے
دل مرا غم سے چور ہے کہدی شہا تو کون ہے

ہین یہ حبیب کبریا ہین یہ رسول دوسرا
کہتا ہی دل یہ برملا سچ تو بتا تو کون ہے

آنکھ ملا کے دل لیا بدلے مین کہدے کیا دیا
ہو نہین عوض یہ چاہتا کہدی ذرا تو کون ہے

پوچھیے جو دل کی آرزو تو مین کہون یہ دوبدو
سن لے ذرا ای نیک رو مجھکو بتا تو کون ہے

تیری ہی درکا ہون گدا کہدی زبانسے یہ شہا
ہے یہ فقط مری صدا مجھکو بتا تو کون ہے

سنکے یہ بولے جبریل کر نہ براق قال وقیل
ہین یہ رسول حق جلیل کہتا ہی کیا تو کون ہے

سنکے براق نے کہا معاف قصور ہو مرا
اب نہین مین یہ پوچھتا مجھکو بتا تو کون ہے

عرض ہی یہ بالتجا حشر کو مرکب ہون ترا
وان نہین کہنے کا شہا مجھکو بتا تو کون ہے

قطرۂ عرق جو گرا اگرچہ ہی گوہر ہو گیا
دیکھ براق بول اوٹھا کہدی شہا تو کون ہے

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
مصطفیٰ ماجاء الا رحمۃ للعالمین

بعدہ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا اے براق یہ کیا بے ادبی ہے تیرا محبوب خدا کا مطلوب رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی کا اسم پاک ہے پھر ابھی رات ہی اسوقت حضرت جبریل علیہ السلام حالت وجد مین آکر یون فرمانے لگے۔

غزل مؤلف

ہے شان مین جسکے کہا صل علی یہی تو ہین — حق سے جسے قرآن ملا نور خدا یہی تو ہین
سُن اے براق تیز رو اسمین نہین کچھ گفتگو — خود دیکھ لے تو روبرو شمس الضحیٰ یہی تو ہین
جنت کے مالک ہین یہی گمرہ کے سالک ہین یہی — بعد حق کے مالک ہین یہی ہر دوسرا یہی تو ہین
ہر درد دل کی ہین دوا اکسیر مسیحا ہین فدا — اقلیم سلطان ہین سدا فرمانروا یہی تو ہین
سردار آدم ہین یہی اختر ہین اعظم ہین یہی — داور سے باہم ہین یہی ہر جا بجا یہی تو ہین
مردونکو زندہ کرتے ہین عیسیٰ یہی ہین پر تے ہین — انکا ادب سب کرتے ہین خلق خدا یہی تو ہین
انکا محمد نام ہے خالق کا انسے کام ہے — انکے سبب اسلام ہے جلوہ فضا یہی تو ہین
یہ صاحب تقدیر ہین یہ مالک تاثیر ہین — محبوب با توقیر ہین صلی علے یہی تو ہین
گل ہر طرح کا کھل گیا جنت مین ہر سو جا بجا — مالک نعیم و خلد کا جو کل ہوا یہی تو ہین
نبیون مین نامی ہین یہی نامی گرامی ہین یہی — مشکل مین حامی ہین یہی بعد خدا یہی تو ہین
حق نے خلیل انکو کہا رتبہ جلیل انکو ملا — سب کا کفیل انکو کیا مشکلکشا یہی تو ہین
جنپر کھلا راز نہان جنکے ہوئے سب انس وجان — جنکے ہوا کون و مکان وہ مصطفےٰ یہی تو ہین
باغ جہان آباد ہے ہر اک ملایک شاد ہے — گوھر مبارکباد ہے شان خدا یہی تو ہین

سلام اللہ علیک یا شفیع المذنبین — انت ما ارسلت الا رحمۃ للعالمین

القصہ براق نے کہا سچ ہے اور مین جانتا ہون لیکن اسوقت ایک التماس ضروری رکھتا ہون اگر حکم عالی صادر ہو تو اپنا مدعای دلی گذارش کرون۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرض کر براق نے کہا کہ اللہ جل شانہ عم نوالہ نے بہت سے براق خوبصورت اور خوش رفتار ہمسے بہتر پیدا کیے ہین وہ سب بھی داغ محبت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دلونپر رکھتے ہین

تمنای دل اس نابکار کی یہ ہی کہ حضور پر نور بروز قیامت میری ہی پشت پر سوار ہون تاکہ کل براقون پر خاکسار کو شرف افتخار حاصل ہو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا۔

آپنے فرمایا اچھا اے براق ہم تجھی پر حشر مین ہونگے سوار	ہم کرینگے تیرا کہنا اے براق ہو نہ تو اسوقت اتنا بیقرار

براق فخر کرتا ہوا اپنی پیٹھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسپر سوار ہوی اور عنان براق کی کہینچی جبرئیل نے عرض کیا کہ یا حضرت باگ چہوڑ دیجی راہ مور ہی جانتا ہے جہان جاتا ہی آپنے باگ چہوڑ دی وہ روان ہوا جبرئیل ع نے آپکو وصیت کی کہ یا رسول اللہ اگر راہ مین کچہہ آواز آئے تو اوسکو نہ سنئے گا اور اجابت نہ کجیگا۔ الغرض دا ہنے اور بائین حضرت جبرئیل و میکائیل علیہما السلام ہمراہ رکاب اور ستر ہزار فرشتے قدم قدم پر روشنی کئے ہوی ہمراہ رکاب تھی اور سب ملائکہ مقربین چشم شوق سے محو دیدار سید ابرار تھے حضرت جبرئیل کو حکم پہونچا کہ ای جبرئیل مین نے جو اپنے حبیب کا نور ہزار پردون مین چہپایا ہے اوسمین سے ایک پردہ اوٹہا دی۔ جبرئیل علیہ السلام نے بموجب حکم رب جلیل ایک پردہ اوٹہا دیا اسوقت وہ نور تمام شعلہای عرش پر غالب آیا اور تمام آسمانون سے لیکر عرش برین تک روشن ہو گیا یہان جو مشتاقان احمد مختار صف باندہکر بہر دیدار کہڑی تھے جسوقت اس طیاری سے سواری کو آتے ہوی دیکہا بہر نظارہ چست اور اپنی اپنی جگہہ پر درست ہو گئی اور حضرت جبرئیل علیہ السلام خوش ہو کر یہ کہتے جاتے تھی۔

	سواری آتی ہے خیر الوریٰ کی نظر آویگی اب قدرت خدا کی	

یہ قدرت دیکہہ لو رب العلیٰ کی بلند آواز ہے صل علےٰ کی	صدا ہے چار سو سے مرحبا کی ملائک نے یہ سنکر جانفدا کی

	سواری آتی ہے خیر الوریٰ کی	

نظر آویگی اب قدرت خدا کی

مکلف فرش بچھوا دو سراسر ۔ جہان کو زیب و زینت دو سراسر
جو کچھہ درکار ہوے لو سراسر ۔ منور نور سے کر دو سراسر

سواری آتی ہے خیرالورا کی
نظر آویگی اب قدرت خدا کی

روش پر فرش مخمل کا ہوا ہے ۔ جدہر دیکھو ادہر کو گل کھلا ہے
شجر جو خشک تہا وہ بھی پہلا ہے ۔ شگفتہ ہو یہ بلبل کہہ رہا ہے

سواری آتی ہے خیرالورا کی
نظر آویگی اب قدرت خدا کی

بتون کا ذکر کیا کافور ہوگا ۔ جہان اس نام سے معمور ہوگا
نمایان دین مین اب نور ہوگا ۔ یہ مطلع پڑہ کے دل مسرور ہوگا

سواری آتی ہے خیرالورا کی
نظر آویگی اب قدرت خدا کی

فلک نے جبکہ یہ حق سے دعا کی ۔ دکہا صورت تو اپنے مہ لقا کی
تو مقبول اسکی رب نے التجا کی ۔ منادی شاد ہو یہ جا بجا کی

سواری آتی ہے خیرالورا کی
نظر آویگی اب قدرت خدا کی

سوا اسکے یکہہ مشہور ہوگا ۔ یہی ہر چار سو مذکور ہوگا
ہر اک آئین مین یہہ دستور ہوگا ۔ ہر اک کا اسکے دل مسرور ہوگا

سواری آتی ہے خیرالورا کی
نظر آویگی اب قدرت خدا کی

زیارت ہووی حاصل مصطفیٰ کی بہت گردون نے جب رو کر دعا کی	یہی ہے آرزو مجہہ بے نوا کی تو اسدم غیب سے ہر سو ندا کی

سواری آتی ہے خیر الوراکی
نظر آویگی اب قدرت خدا کی

ملک کہتے تہے چلنا ہے ضروری خدا نے التجا کی آج پوری	ستاتی ہے نہایت شہ کی دوری کہ حاصل ہویگی ہمکو حضوری

سواری آتی ہے خیر الورائی
نظر آویگی اب قدرت خدا کی

بہت مدت تلک کی آہ وزاری ہوئی شاید پسند اب انکساری	گئی دل سے نہ ہرگز بیقراری خدا نے کی دعا مقبول ہماری

سواری آتی ہے خیر الوراکی
نظر آویگی اب قدرت خداکی

بہت فرقت مین رہتا تہا پشیمان فزون چمکا تہا دل مین داغ ہجران	پسند آتا نہ تہا کچہہ باغ وبستان پہ دل گوہر ہوا یہ سنکے خندان

سواری آتی ہے خیر الوراکی
نظر آویگی اب قدرت خداکی

سلّموا یا قوم بل صلّوا علی الصدر الامین	مصطفیٰ ماجاء الا رحمۃ للعالمین

الغرض اس شوکت اور شان سے آپ طبقات سموات کو روشن فرماتے ہوی سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے جبرئیل علیہ السلام اپنے مقام سے رخصت ہونے لگے آپنے فرمایا کہ ای جبرئیل اس مقام پر مجہکو تنہا چہوڑتے ہو جبرئیل نے دست بستہ اسطرح عرض کیا۔

غزل ہندی من نتائج افکار گہر بار شاعر شیرین بیان

ناثر اعجاز بیان جناب قاضی وزیر احمد صاحب احسن غازیپوری

توہی دیکھت ہین جوگن سے بنی
تنہا نہ صنم صد ہمچو منی

میٹھی بتیاں کر پر ان لیئو
گہائل کر چہوڑ گیئو ہمکا

فرہاد کشتی شیرین دہنی
صد حیف از ان ناوک فگنی

توہی دیکھت ہین جوگن سے بنی
تنہا نہ صنم صد ہمچو منی

جیرا منہیہ لاکہن داگ پڑو
ساری رین جیرت تن من ہمرا

در فرقت گل آن پیرہنی
چون شمع لگن در انجمنی

توہی دیکھت ہین جوگن سے بنی
تنہا نہ صنم صد ہمچو منی

کہہ نکہہ سے کہون دکہہ بیتت جو
گیئو پران تبو تن پر نہ ہو

در دوری آن غنچہ دہنی
از دست جنون تار کفنی

توہی دیکھت ہین جوگن سے بنی
تنہا نہ صنم صد ہمچو منی

بتیا چلتے من جہین لیو
او نہین جاوے ملے کیسے احسن

از من بہدایت راہ زنی
گم کردہ طریق جلا وطنی

توہی دیکھت ہین جوگن سے بنی
تنہا نہ صنم صد ہمچو منی

سلم اللہ علیک یا شفیع المذنبین
انت ما ارسلت الا رحمۃ للعالمین

الفصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عجائبات غرائبات راہ کی ملاحظہ فرماتے ہوی

اسمان اول کو مختار فرمایا وہان ایک گروہ کو دیکہا کہ کچہہ لوگ کسانی پر اپنے اوقات بسر کرتی
ہین اور ایک دانہ کے عوض سات سَو دانہ اوٹہاتے ہین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبریل سے پوچہا کہ ای جبریل یہ کون لوگ ہین جبریل نے کہا کہ یہ لوگ عابد و پرہیزگار
ہین اور بعدہ ایک گروہ کو دیکہا کہ اونکی بدن کا گوشت کاٹ کاٹ کر کہلاتے ہین یہ دیکہکر
حضرت نے پوچہا کہ یہ کیا ہی جبریلؑ نے کہا کہ یہ حال اہل اسلام کے غیبت کرنے والون کا ہی بعد اوسکی ایک
اور ایک گروہ کو دیکہا کہ لبون اور زبانون کو آتش مقراض سے کاٹتے ہین تب کہا جبریل امین
نے یہ لوگ بسبب طمع دینا سلاطین امرا و اہل دولت کے خوشامد کیواسطی جہوٹی بات کو سچ
بنا کر کہتے ہین اور یہ لوگ دوسرونکو پند نصیحت سناتے تہے غیرونکو حق بات کہنے کی نصیحت
کرتے اور آپ عمل نکرتے من بعد آپنے اور ایک گروہ کو دیکہا کہ مُنہہ سیاہ اور آنکہین نیلی ہین
اور نیچے کا ہونٹہہ بالای سر تہا اور پیپ و لہو اونکے مُنہہ سے نکلتے تہے اور وہ گدہون کی
موافق چلاتے تہی اور شور کرتے تہی جبریل نے کہا یہ حال شراب پینے والونکا ہی۔ پہر اور ایک
گروہ کو دیکہا کہ زبان اونکی نیچے کیطرف کہنچ رہی ہے اور لٹکتی ہے اور شکل اونکی خنزیر کی طرح
ہے اور اونکی گردا گرد عذاب ہے جبریل امین نے کہا یہ حال جہوٹی گواہی دینے والون کا ہی
پہر اور ایک گروہ کو دیکہا کہ شکم اونکی پہولی ہین گنبد کیطرح اور اونکی بدن کا رنگ زرد ہے
اور اونکی دست و پا آتشین زنجیر مین جکڑے ہوی ہین اور گردنون مین آتشین طوق پڑی
ہوی ہین اور اونکی اندر لاکہو سانپ و بچہو زہر دار بہرے ہوی ہین اور جب وہ اٹہنے کا
قصد کرتے ہین تب پیٹ کے بار گران سے منہہ کے بل گر پڑتے ہین اور چارو نطرف
اونکی آگ کا عذاب ہو رہا ہے پس جبریل علیہ السلام نے کہا یہ حال سود اور رشوت کہانی
والون کا ہے بعد ازان ایک گروہ عورتون کا نظر آیا اونکے تمام چہرے سیاہ اور آنکہین
نیلی ہین اور وہ جامہ آتشین پہنے ہوی ہین اور فرشتے اونکو گرزہای آتشین مارتے
ہین اور وہ کتون کیطرح چلاتی ہین حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ وہ عورتین

ہین کر بے حکم اپنے شوہرون کے کام کرتی تہین اور بے اذن شوہر کے جہان اونکا دل چاہتا تھا چلی جاتی تہین اور حسب الحکم خدا ورسول کے کچھ کام نہین کرتی تہین پس اے ایمان والو تمکو لازم ہے کہ اطاعت رسول کی بسر وچشم بجالاؤ اور محبت اون سے کامل پیدا کرو تاکہ مضبوطی ایمان ہو اور خدا تم سے راضی ہو ✤ ✤

غزل ہندی نعتیہ من نتایج افکار عالی وقار شاعر نازک خیال

جناب قاضی وزیر احمد صاحب احسن غازی پوری

چت چاہت ہین اونہین کو درس
جن سب کے پران پیارے ہین

کوئی مولی کوئی مختار کہین
کوئی جنت کو سردار کہین

کوئی کل کو تارن ہار کہین
کوئی کہت کے عرش کے تارے ہین

چت چاہت ہین اونہین کو درس
جن سب کے پران پیارے ہین

اون عالم علم لدنی ہین
محبوب خدا جنہین آپ کہین

سنکٹ دکھ اور ان لاگ سہین
کالی کملی کے اوڑھن ہارے ہین

چت چاہت ہین او نہین کو درس
جن سب کے پران پیارے ہین

موہے ناہین بولاوت ہین مدین
یہی سوچ مین رہت سدا احسن

دل ھند مین لگت نہین اک چھن
کہ آنکھین موہے بسارے ہین

چت چاہت ہین او نہین کو درس

جن سب کے پران پیارے ہین

سلّو عیا فوق بل صلوا علے الصّادق الامین — مصطفیٰ مجتبیٰ احمد رحمۃ للعالمین

کتاب شفا مین بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ لکھا ہے کہ فرمایا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جبوقت کہ جبریل امین اپنے مقام پر پہونچے اور پہونچا مین ایسے مقام پر کہ نہتی آواز کسی کی وہان پس سنا مین نے آواز اپنے رب کی جو فرمایا ہمارے رب نے تسکین کے لئے کہ یا محمد آؤ ہمارے پاس پس قریب ہوا مین اپنے رب سے بعد اوسکے اور زیادہ قریب پہونچا مین یہان تک کہ رہگیا فرق دو کمان کا بلکہ اوس سے بھی کم۔

غزل مولف

خالق نے یہ شان احمد مین کہا تو اور نہین مین اور نہین
مخلوق کیا تو فرق ہی کیا تو اور نہین مین اور نہین

موجد تو وجود ہی خلق ہوا تو اور نہین مین اور نہین
سردار دو عالم کا ہے کیا تو اور نہین مین اور نہین

آباد تجھی سے دھر ہوا تو اور نہین مین اور نہین
تیری ہی ضیا سے مہر ہوا تو اور نہین مین اور نہین

جبریل کو یہ ارشاد ہوا محبوب ہمارے کو لاؤ بلاؤ
کہنا کہ یہی ہے مژدہ ملا تو اور نہین مین اور نہین

جبریل نے آ بیدار کیا شہ بولے کہو کیا حکم ہوا
فرمایا کہا ہے صل علے تو اور نہین مین اور نہین

بستر سے اوٹھے اور غسل کیا جبریل نے حلہ خلد دیا
ہاتف نے بھی اوس دم دی یہ صدا تو اور نہین مین اور نہین

جو کچھ کہ ہوس تھی ملک کہا اور جبکہ چلے داور نے کہا
جب خود ہی کہا راضی برضا تو اور نہین مین اور نہین

امت کے میری کل بخش خطا از بہر کرم از لطف و عطا
خالق نے کہا منظور ہوا تو اور نہین مین اور نہین

گو ھی ہے تہا جو جرم ہوا بخشا و تمہین ہے لا سی تہا
لولاک لما خالق نے کہا تو اور نہین مین اور نہین

گو ھی ہے تمہارے در کا گدا کہتا ہی یہی ہر صبح و مسا
بخشا و میرے مولا ہے تہا تو اور نہین مین اور نہین

سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ	اَنْتَ مَا اَرْسَلْتَ اِلَّا رَحْمَتًا لِلْعٰلَمِیْنَ

راوی لکھتا ہے کہ جب براق بھی رفتار سے رہگیا تب رفرف آیا اور آپ رفرف پر سوار ہوئے۔ لکھا ہے کہ رفرف ستر ہزار پردے جواہر کے طے کرکے عرش عظیم کے نیچے لیجا کر غائب ہوگیا۔ حکم ہوا کہ اے حبیب میرے آگے آؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ نعلین پائے مبارک سے جدا کرون عرش معلےٰ ہلنے لگا۔ حکم ہوا کہ اے محبوب میرے نعلین پہنے چلے آؤ تاکہ عرش مجید قرار پکڑے ؛ **یعنے**

اس جگہہ نعلین سے پہنے آئیے	سرفراز اب عرش کو فرمایئے

آپنے فرمایا کہ خداوندا حضرت موسیٰ کو حکم ہوا تہا کہ پہلے چالیس روزہ رکہو اور نعلین پاؤن سے اوتار کر کوہ طور پر آؤ پس عرش برین تو کوہ طور سے بہی زیادہ برتر اور بزرگ ہے نعلین پاؤن سے کیونکر نہ اوتارون۔ حکم ہوا کہ۔

ہے کہان موسیٰ کا اتنا مرتبا	وہ نبی ہین تم ہو محبوب خدا
تم سے اور اون سے بہلا نسبت ہے کیا	تم ہو سب کے ابتدا اور انتہا

بے تکلف عرش پر آؤ چلے ؛
تاکہ یہ موقوف ہلنے سے رہے

پھر خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم وہان پر پہونچے۔ عرش کے داہنے جانب بارہ ممبر اور بائین طرف ایک ممبر جواہر سے مرصع نظر پڑی۔ حضرت نے جناب باری سے احوال ممبرون کا دریافت فرمایا ارشاد ہوا کہ اے محبوب میرے بارہ ممبر جو داہنے طرف ہین اور پیغمبرون کے واسطے بنائے گئے ہین اور بائین طرف جو ایک ممبر آراستہ ہے یہ خاص تمہارے واسطے ہے کیونکہ عرش کے داہنے جانب بہشت اور بائین جانب دوزخ ہے۔ تاکہ تم اس پر جلوس فرماؤ۔ اور دوزخی اسی راہ سے گذرینگے تم دیکھتے جاؤ اگر کچہہ لوگ تمہاری امت کے اسطرف آوین بے تکلف اونکو نکالکر شفاعت خواہ ہو

ات نور ملی سنبتن پر بدلا ادت لیکے سواری براق چلا — ایسے جٹ بکے چلی نیر ب للا منوہت ہین پیا رجھاون کو
دیکھت پگ چوم لیو موسی سر سیس نوا ہی رہے عیسے — حورین مکھ بولین کہ صل علی بلہار گئین ان آون کو
رہا عرش مگن او بجی کرسی ہکہ لوح قلم سکہ ہنسی پہ ہنسی — سدرہ تک صدم پہونچے نبی رفرف پہونچا پہونچاون کو
جب عرش کے اوپر دین جیرن نرکہت حبیب پہیو مگن مگن — امت کت لا یہ لو بچن جہن رو سوگے پہیر مناون کو
رضوان کی کٹھن تیاری رنگی نہرن سیتل جل جاری — ہری پہولی پہلی پہلواری سبی احمد جی کی سیر کراون کو
کیو ساتون طبق جلی پیاری بنی جیسی جوت نین پٹ جانی — ات سوچ رہی رب دیکھین کہ ات من مین جہلک کملاون کو
احسن نین جل کس نہ لبہی دیے بچہوڑن وکھ کاہو کوند — اون پر تم پیارے محمد سے کب ملہون درس سن پاون کو

سَلَّمَ اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ — اَنْتَ مَا اَرْسَلْتَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ

راوی لکھتا ہے کہ جب رفرف عرش تک پہونچا کر غائب ہوگیا ناگہان نور الہی نے شہنشاہ زمین و زمان کو آغوش رحمت مین لیکر مقام استوا تک پہونچایا اور جناب خواجۂ عالم صلے اللہ علیہ وسلم دَنیٰ فَتَدَلّٰی کو فایز ہوکر مورد اختصاص فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی اور مصدر خصوصیات مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کے ہوے ارشاد ہوا کہ ای حبیب ہمارے واسطے کیا لائے آپنے فرمایا۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالطَّیِّبٰتُ حق تعالے نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پھر حضرت نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ جبکہ ملائکہ نے آپکا یہ مرتبہ دیکھا یکبار سبنے کہا

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

غزل نعتیہ ہندی منتایج افکار گہربار شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان مولانا المولوی عارف عامل جناب مولوی محمد کامل صاحب کامل حنفی القادری الولیدپوری مد ظلہ العالی

سکھی ری سہاون ہوم مچی دولہن آون پیا گھر کی — گوری شرت بہا کی نت رہی جہاکت انکھیان ندہری

لے سنگ سہیلی ساتھ سہس پیا کی جیر یا اگنے اوتری
کیا سوت ہو جا گو پیاری پیا دیکہت ہین ڈگری ٹہری

کرنار سنگار طیار ہیئین او جیار بہئی سگری جہری
پگ دہرت ڈگر جہکت کیسر چمکت جل تہل پرتہی سگری

دہرتی ہلت پاتی لہرت چون او چلت ہی بیار سری
ہی نرک مین اگن کے لپک نہین بکنٹھ بہی بے تپال پڑہی

سگری باری ہیل پہول رہی ڈالی پاتی سب ت ہری
بولت بولی انہول سکہی بولت پریت پاتہر ٹہکری

ناگن دیکہت چوٹی لٹکت سوہت مانگ سوہاگ بہری
ہی دہنک چڑہی بہؤن دیکہہ رہی بہو دیکہہ لگن سرکی چہری

ہے دیکہہ نین مرگا بن بن گر دیکہت بن ہرنی بسری
نرگس کی دیکہت نیند گئی چتون مدہ ماتی لاج بہری

کانن دیکہت چمپا پہولت بہونرا گو بجت کہور ہی کہوری
ہی سندر ناک چمپک دیکہت کانپت کا نیور کی ٹیم کہڑی

جہک جہک چندا دیکہت مکہڑا کت تارہ دانتو نکی لڑی
بہولین سکہین سنت بچن مرلی مدہوبن کا یا نگری

ہی گولبدن دمکت کندن دہیان درین چمکت سگری
صورت سوہن مورت موہن بنی ایسی دولہن دوسری

مکہ جلکت دیکہ کرت ڈگمگ دیوتا اوتار کہڑہی ڈگری
دیکہت دولہن سکر تمن کا یا آتم سگری بسری

اندر اندراسن بہول گیو کو پوچہت ناہین حور پری
انحد باجت جیرا ناچت سوہل گاوت آتم سگری

ساتون ڈیوڑہی دیکہت کرسی بہر جا سنگاسن پہر ٹہری
بہو رنگ برنگ کا سنگ سکہی بہئی رنگ محل پیا کی کوٹہڑی

جب نار دوار کی اور چلین دیکہا سندر لاگی سیڑہی
دیکہا چمکت ساتو دیپک جہلکت سندر ساتو دیوڑہی

پیا کی لاکہن چڑیاں ہٹہن دولہن دیکہین ہر دوار کہڑی
بہو نکہین جہوان تیلری پیا کی کرسی جڑا وانک دہری

دیکہا سگری اندر نگری تب جا سنگاسن پر اوتری
جائین کہم اگم اپار لگی وہان چمکت انحد جوت تری

جہولا جہولت کنت ملین مین پیا کی پیاری آتم سگری
وہان سن اکاس نرنگ سکہی جہان او نیارا نہین نکہری

وہی ہٹاون سکہی کہین جا کوئی جہان دہیان پرم جلت جری
تب نام ساہی کے کار چلین برین پیا کی پہنچی چوندری

دوئی ڈہنگن نج کر ہو سجنی بلوا آگے سندر نار بڑہی
ہی نین کہول گئیو درسن تب سمگہ جوت مین جوت پڑی

پیا بولی سکہی دیکہو پیاری کیسی ہے بنی نگری ہمری
تمہری کارن یہ رنگ رچو جب نین لگی ہمری تمہری

سکہی رنگ محل مین رنگ رچو جب سنگ بہو پرا یری
جو بات بہئی سو بہئی بہئی دن آباد بہئی پیا کی نگری

ستمو یا قوم بل صلو علیٰ الصدر الامین
مصطفےٰ ما جاء الا رحمۃ للعالمین

القصہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیر بہشت و دوزخ کی کی بعد اُسکے خلعت رخصت مرحمت ہوا - خواجۂ کائنات خزائن برکات اور مراحم تحیات سے مالامال ہو کر دولت خانہ نبوت کاشانہ مین تشریف لائے زنجیر حجرہ بدستور ہلتی تھی اور بستر استراحت اوسی طرح گرم تہا علی الصباح سب حال معراج بیان فرمایا پہلے یار غار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ صدقت یا رسول اللہ یعنے سچے ہو تم اے رسول اللہ خطاب صدیق اکبر کا پایا اور ابوجہل نے کہا کذبت وہ زندیق مشہور ہوا - دیکھا جو دیکھا سنا جو سنا

غزل نعتیہ منتائج افکار گہر بار شاعرِ شیرین بیان شیدای رسول الثقلین جناب مولوی محمد ذاکر حسین صاحب غازیپوری

سچ ہی کہ بجز محبوب خدا کوئی عرش پہ جانا کیا جانے — اور اُمتِ عاصی کو بھی دلا دوزخ سے بچانا کیا جانے

کچھ اور تہا رتبہ احمد کا کیون طور پہ جاتے ہی موسیٰ — خود ناز او ٹہا جسکا خدا وہ ناز اوٹہانا کیا جانے

دیوانگی کیا میری کل سے ہی یہ عہد کے طور عمل سے ہی — خود رفت جو روز ازل سے ہی وہ آپ مین آنا کیا جانے

ہر کار میرا مشکل ٹہرا یہ عشق نبی کامل ٹہرا — آگاہ کچھ اس سے دل ٹہرا ہان اسکو زمانا کیا جانے

دیکھا نہ جو خواب مین احمد کو ای طالب دیدار آؤ سنو — مع کفش جو عرش پہ جاتا ہو وہ خواب مین آنا کیا جانے

کہتا ہے تو یون ہر شخص مگر نافہم کو کب ہے اسکی خبر — ہر محفل نعت مین مثل ہنر یہ رنگ جمانا کیا جانے

سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ — اَنْتَ مَا اَرْسَلْتَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

مومنو ہاتھ اوٹھا دُعا کیجیے — ذات باری سے التجا کیجیے

ای خداوند پادشاہِ جہان — مالکِ جن و انس کون و مکان

اپنی رحمت سے ایسا کر دے شاد — جس سے بر آئے ساری دلکی مراد

جتنے حاضر ہین یا نیہ خورد و کلان — اونکو رکھہ شاد جب تلک ہے جہان
جو ہین غمناک مضطرب حیران — اونکو کردے شگفتہ و خندان
دلِ مومن مین نور ہو تیرا — ہر جگہہ پر ظہور ہو تیرا
دل مین اب تیری ہی محبت ہو — غیر کے نام سے بہی نفرت ہو
ایسی امداد تیری شامل ہو — آرزو جو مین سب کی حاصل ہو
تیری اُلفت کا دل مین ہوئے جوش — جس سے تا حشر مین رہون بیہوش
مے اُلفت کا اسقدر ہو سرور — غمِ دنیا ہو تا کہ دل سے دور
جتنے سرزد ہوئے ہین مجھسے قصور — بخشدینا اونسے ای ربِ غفور
ای خدا رحم کیجیو اون پر — جو کہ شاکر ہمیشہ ہین تجہہ پر
دل کی اونکی مراد بر لانا — بعد مرنے کے خلد دکھلانا
حرص دنیا سے مین جدا ہو جاؤن — یادِ احمدؐ مین مبتلا ہو جاؤن
مومنو دل سے یہہ کہا کیجئے — مغفرت کے لیئے دعا کیجئے
کوئی مسکین نہو زمانے مین — اور غمگین نہو زمانے مین
سب کے ارمان دل نکل جائین — آفتِ دہر ساری ٹل جائین
نیک رستہ سبھونکو دکھلانا — کُفرِ باطل کو دل سے بہلوانا
دین اسلام مین جہان ہو جاے — جلوہ ہر جا ترا عیان ہو جاے
نام احمدؐ زبانپہ جاری ہو — بخشنا اوسکو بہی جو ناری ہو
نہ رہے کوئی مضطرب لاچار — کر عطا سب کو جو کہ ہو درکار
رب کی گوھر جو یادگاری ہو — تو نہ محشر مین شرمساری ہو

گوہر افزون نہ کچھہ رقم کیجئے
کہکے آمین اب ختم کیجئے

اللّٰهُمَّ إِنَّا قَدْ حَضَرْنَا قِرَاءَةَ مَوْلِدِ نَبِيِّكَ الْكَرِيْمِ فَاغْفِرْ لَنَا

وَارْحَمْنَا بِفَضْلِكَ الْعَمِيْمِ وَارْحَمْ مَنْ كَانَ سَبَبًا

بِهٰذَا الْجَمْعِ الْعَظِيْمِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

إِلَى الْمَقَاصِدِ وَاصِلِيْنَ وَبِالشَّفَاعَةِ وَنَعِيْمِ الْجَنَّةِ

فَائِزِيْنَ وَبِتَخْفِيْضِ الْأَسْعَارِ وَصَبِّ الْأَمْطَارِ

مُتَنَعِّمِيْنَ وَاكْتُبِ الْأَمْنَ وَالسَّلَامَةَ عَلَيْنَا وَعَلٰى

عُبَيْدِكَ الْحُجَّاجِ وَالْغُزَاةِ وَالْمُسَافِرِيْنَ مِنْ أُمَّةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ

سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ

وَاٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

تمام

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

جب روح میری مولا میرے بدن سے نکلے — لاشہ مرا الٰہی طیبہ کے بن سے نکلے
صلے علے زبان سے اور جان تن سے نکلے — ہر گل مین بو ہی احمد ہر نسترن سے نکلے
جنت مین روح میری ہرگز نہ جا کے آئے — جنت کا لطف یارب یثرب کے بن سے نکلے
عشق نبی سے مجکو دیوانہ کر اے — ہر وقت یا محمد میرے دہن سے نکلے
جب قافلہ مدینہ جانے لگین آہے — یہ بہی ترے کرم سے اپنے وطن سی نکلے
جالی پکڑکے مانگی دل کی مراد اپنی — مقصد دلی آلٰہی شاہِ زمن سے نکلے
ہر شئے مین یا آلٰہی مخفی ہے راز احمدؐ — مہر و مہ و فلک سے چرخ کہن سے نکلے
جس بزم مین بیان ہو حضرت کا ذکر یارو — کیونکر نہ مشک کی بو اوس انجمن سے نکلے

صورت نظر جو آئی حضرت کی قبر مین یارب
لاشہ مرا آلٰہی باہر کفن سے نکلے

مناجات امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

خُذْ بِلُطْفِكَ يَا اِلٰهِي مَنْ لَّهٗ زَادٌ قَلِيْلٌ — مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ يَاتِيْ عِنْدَ بَابِكَ يَا جَلِيْلُ
ذَنْبُهٗ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَاغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْمِ — اِنَّهٗ شَخْصٌ غَرِيْبٌ مُذْنِبٌ عَبْدٌ ذَلِيْلٌ
مِنْهُ عِصْيَانٌ وَّنِسْيَانٌ وَّسَهْوٌ بَعْدَ سَهْوٍ — مِنْكَ اِحْسَانٌ وَّفَضْلٌ بَعْدَ اِعْطَاءِ الْجَزِيْلِ
قَالَ يَا رَبِّيْ ذُنُوْبِيْ مِثْلُ رَمْلٍ لَا تُعَدُّ — فَاعْفُ عَنِّيْ كُلَّ ذَنْبٍ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلِ
قُلْ لِنَارٍ اَبْرِدِيْ يَا رَبِّ فِيْ حَقِّيْ كَمَا — قُلْتَ قُلْ يَا نَارُ كُوْنِيْ اَنْتِ فِيْ حَقِّ الْخَلِيْلِ

كيف حالي يا الٰهي ليس لي خير العمل ... سوء اعمالي كثير زاد عاطاتي قليل

انت شافي انت كافي في مهمات الامور ... انت حسبي انت ربي انت لي نعم الوكيل

عافني من كل داءٍ فاقض عني حاجتي ... ان لي قلبا سقيما انت من يشفي العليل

هب لنا ملكا كبيرا نجنا مما نخاف ... ربنا اذ انت قاض والمنادي جبرئيل

رب هب لي كنز فضل انت وهاب كريم ... اعطني ما في الضمير دلني خير الدليل

اين موسى اين عيسى اين يحيى اين نوح ... انت يا صديق عاص تب الى المولى الجليل

خاتمة الطبع

حمد و شکر بیشمار نثار بارگاہ حضرت پروردگار اور صلوٰۃ و سلام بسیار اوپر جناب رسول مختار اور اوسکے آل اطہار اور اصحاب کبار کے اما بعد یہ رسالہ مشتملہ برحال معراج جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسوم بہ **ذکر عظیم** دربیان **معراج رسول کریم** نتیجہ طبع وقاد و ثمرہ فکر نقاد ناظم شیرین اقوال و شاعر فصیح المقال جناب مولوی محمد حسین صاحب بلبیاوی متخلص بہ گوہر حسب فرمایش حضرت مصنف ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۱ ہجریہ قدسیہ کو مطبع غوثیہ واقع کلکتہ مالٹس لین نمبر ۳۰ مملوکہ اخ معظم و مکرم جناب حافظ محمد عبد اللہ صاحب میں باہتمام عاصی امیدوار رحمت الٰہ محمد لیاقت اللہ عفی اللہ عنہ سے مطبوع طبائع شائقین و منظور نظر ناظرین ہوا